اثریؒ کی یاد میں

روح روانِ محفل ، اثری چلا گیا
علم وعمل کا پیکر ، اُثری چلا گیا

روتے رلاتے آخر لوگوں کو چھوڑ کر
آغوش موت میں جا کے ، جلدی چلا گیا

بلتی اُدب کا ماہر ، شیریں بیان واعظ
ملت کا تھا حُدی خواں ، ہادی چلا گیا

افسردہ ہے مسجد ، محراب و منبر
تذکیر حق کا داعی ، اُثری چلا گیا

جمتی تھی جب بھی محفل، ہوتی تھی زعفرانی
سونی ہوئی یہ مجلس ، میری چلا گیا

اسلاف کی تھی نشانی ، خیرِ خلف تھا ہم میں
نقش قدم کو چھوڑ کر ، اثری چلا گیا

راشد تو تھا نیازی بچپن سے ان کے در کا
یادوں کی چھوڑ کے بارات، مرشد چلا گیا

تاریخ دو ہزار تین ، ماہ اگست کی پانچ کو
تبلیغ دین کا شیدا زیریں چلا گیا